81093 ـ کیا پورا رمضان روزہ نہ رکھنے والا شخص تیس روزوں کی قضاء کرے گا یا کہ مہینہ کے ایام کے مطابق ؟

سوال

میری بیوی رمضان المبارك میں حالت نفاس میں تھی جس کی وجہ سے اس نے ایك روزہ بھی نہ رکھا، ان شاء اللہ بعد میں وہ اس کی قضاء میں روزے رکھےگی، میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا وہ اتنے ایام کے روزوں کی قضاء کرےگی جتنے لوگوں نے روزے رکھے تھے یعنی مہینہ انتیس یوم کا تھا یا اٹھائیس یوم کا لیکن تیس دن پورے نہیں ہوئے، کیا لوگوں نے جتنے روزے رکھے اتنے یوم کی قضاء کرے گی یا کہ ہر حال میں اسے تیس روزے رکھنے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کسی عذر مثلا سفر، یا بیماری، یا نفاس وغیرہ کی بنا پر رمضان المبارك کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ ایام کے حساب سے روزوں کی قضاء کرے گا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

جو کوئی بھی تم میں مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184).

چنانچہ اگر تو ماہ رمضان تیس یوم کا تھا تو وہ تیس دن کے روزے قضاء میں رکھےگی، اور اگر انتیس یوم کا تھا تو وہ روزے بھی انتیس یوم کے رکھے، لیکن یہ ممکن ہی نہیں کہ قمری مہینہ اٹھائیس یوم کا ہو.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اسے تیس روزے رکھنا لازم ہیں، یا پھر پورا قمری مہینہ روزے رکھے.

الانصاف میں ہے:

" جس شخص مثلا قیدی وغیرہ کے بھی کسی عذر کی بنا پر رمضان المبارك کے روزے رہ جائیں چاہے ماہ رمضان پورے ایام کا تھا یا ناقص ایام کا تو وہ اس کے دنوں کے تعداد کے مطابق ہی قضاء کرےگا، جس طرح کہ نمازوں کی تعداد ہے، صحیح مذہب یہی ہے"

دیکھیں: الانصاف (3 / 333).

اور قاضي رحمه الله كہتے ہيں:

اگر اس نے مكمل قمرى مہينہ كے روزے ركھ ليے چاہے مہينہ انتيس يوم كا ہو يا تيس كا تو كافى ہے، اور اگر مہينہ روزے نہيں ركھتا تو پھر تيس روزے ركھ لے.

چنانچہ پہلے قول كے مطابق جس نے بھى مہينہ كے شروع سے مكمل مہينہ كے، يا پھر مہينہ كے دوران سے انتيس يوم كے روزے ركھے، اور رمضان المبارك انتيس يوم كا تھا تو ايام كى تعداد كے مطابق يہ روزے كافى ہيں.

اور دوسرے قول كے مطابق وہ ايك دن كا روزہ اور ركھے تا كہ چاند كے مطابق مہينہ پورا ہو سكے، يا پھر تيس يوم كى تعداد پورى كرے " انتہى مختصرا.

اور " منح الجليل " ميں ہے:

جس نے بھى مكمل رمضان كے روزے نہ ركھے اور ماہ رمضان تيس يوم كا تھا، اور اس نے بعد روزوں كى قضاء چاند كے مطابق پورا مہينہ روزے ركھے اور وہ مہينہ انتيس يوم كا ہو تو وہ ايك دن كا روزہ اور ركھےگا، ليكن اس كے برعكس آخرى دن كا روزہ ركھنا لازمى نہيں ہوگا؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

چنانچہ وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے .

مشہور يہى ہے، اور ابن وہب كہتے ہيں: اگر وہ چاند كے مطابق روزے ركھتا ہے تو جتنے روزے ركھے وہى كافى ہيں، چاہے انتيس يوم ہى ہوں، اور رمضان تيس يوم كا ہو " انتہى.

ديكھيں: منح الجليل (2 / 152).

مزيد تفصيل كے ليے آپ الموسوعة الفقهية (28 / 75) كا بھى مطالعہ ضرور كريں.

حاصل يہ ہوا كہ: آپ كى بيوى كے ذمہ مہينہ كے ايام كى تعداد كے مطابق روزے ہيں، اگرچہ مہينہ انتيس يوم كا ہى ہو.

واللہ اعلم .